قرآنی بیان

فاروقِ اعظم اور آج کے نوجوان

(پارہ:18، سورۂ مؤمنون:115)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے تحت مساجد کے لیے

12 جون، 2026ء (بمطابق: 26 ذوالحج شریف، 1447ھ)

کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
12 جون،2026ء (بمطابق: 26ذوالحج شریف،1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ:18،سورۂ مؤمنون:115)

فاروقِ اعظم اور آج کے نوجوان

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. فضائِلِ فارُوقِ اعظم پر احادِیثِ کریمہ صفحہ:03
✿.. دورِ حاضِر کے 3 بڑے بُحران صفحہ:06
✿.. فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی زندگی کا مقصد صفحہ:07
✿.. عرب و عجم کے خلیفہ کا لباس صفحہ:14

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْهُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ: جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! وہ بات یاد آ جائے گی۔[1]

اے مَدینے کے تاجدار! سلام — اے غریبوں کے غمگُسار! سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر — میری جانب سے لاکھ بار سلام
وہ سلامت رہا قِیامت میں — پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

(پارہ:18، سورۂ مؤمنون:115)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

---

1 ...القول البدیع، الصلاۃ علیہ لمن نسی شیئاً، صفحہ:227۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171 ملتقطاً۔

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یکم محرّم شریف کو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، وزیرِ مصطفےٰ، ترجمانِ نبی، ہم زبانِ نبی، حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا یومِ شہادت ہے۔[1]

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ عظیمُ الشَّانِ صحابیٔ رسول ہیں، محبوبِ ذِیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی تھی:

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ خَاصَةً

ترجمہ: اے اللہ پاک! عمر بن خطّاب ہی کے ذریعے اِسلام کی عزّت میں اِضافہ فرما۔[2]

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اِس دُعا کے نتیجے میں حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اِسلام قبول کیا، اس لیے آپ کو مُرادِ رَسول بھی کہا جاتا ہے۔

فضائِلِ فارُوقِ اعظم پر احادِیثِ کریمہ

مَحبُوبِ ذِیشان، مکی مَدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ

ترجمہ: حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے بہتر کسی آدمی پر سُورج طلوع نہیں ہوا۔[3]

---

1 ...طبقات ابن سعد، رقم:56، عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، جلد:3، صفحہ:278۔

2 ...ابن ماجہ، المقدمہ، فضل عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، صفحہ:31، حدیث:105۔

3 ...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:839، حدیث:3693۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

عُمَرُ سِرَاجُ اَھْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: عُمر اَہلِ جنّت کے چراغ ہیں۔[1]

مزید اِرْشاد ہوا:

هٰذَا رَجُلٌ لَّا يُحِبُّ الْبَاطِلَ

ترجمہ: عُمر وہ شخص ہے، جو باطِل کو پسند نہیں کرتا۔[2]

ایک بہت ہی پیاری روایت ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

رِضَا اللهِ رِضَا عُمَرَ وَرِضَا عُمَرَ رِضَا اللهِ

ترجمہ: اللہ پاک کی رِضا عمر کی رِضا ہے اور عمر کی رِضا اللہ پاک کی رِضا ہے۔[3]

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے بیان کی ابتدا میں ایک آیتِ کریمہ سننے کی سعادت حاصِل کی، یہ آیتِ کریمہ ہمیں زِندگی گزارنے کے لیے ایک اَہَم تَرِین سبق دیتی ہے، وہ سبق کیا ہے اور اس سبق کے متعلق فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ طیبہ سے ہمیں کیا راہنمائی ملتی ہے، یہ آج ہم سننے کی سعادت حاصِل کریں گے۔ آیئے! پہلے آیتِ کریمہ کو سمجھ لیتے ہیں، اللہ پاک نے فرمایا:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾	**ترجمۂ کنزُ العِرفان:** تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے

1 ... مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب عمر سراج اھل الجنۃ، جلد:9، صفحہ:49، حدیث:14461۔
2 ... مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث الاسود بن سریع، جلد:6، صفحہ:401، حدیث:15990۔
3 ... جمع الجوامع، جلد:4، صفحہ:368، حدیث:12556۔

(پارہ:18، سورۂ مؤمنون:115) | نہیں جاؤ گے؟

یہ بہت گہرا سُوال ہے جو قرآن ہم سے پُوچھ رہا ہے: کیا سمجھتے ہو، تمہیں عَبَث پیدا کیا گیا ہے۔ عَبَث بہت اَہَم لفظ ہے، اس کے معنٰی میں گہرائی ہے۔ اِنگلش میں اسے ***Purposelessness*** کہتے ہیں۔ یعنی ایسا کام جس کا کوئی مقصد ہی نہ ہو۔[1] ❁ ہمارے گھروں میں بچے کھیلتے ہیں، یہ عَبَث نہیں ہے، اس میں نشو و نُما کا ایک پہلو موجود ہے ❁ ہم ورزش کرتے ہیں، یہ بھی عَبَث نہیں ہے، اس میں صحت مندی کا پہلو موجود ہے، مثال کے طَور پر ایک آدمی نے گاڑی نکالی، 5 ہزار کا تیل ڈلوایا اور نکل پڑا، گاڑی چلاتا جا رہا ہے، چلاتا جا رہا ہے، جب تھک گیا تو واپس گھر آ گیا۔ کچھ بھی نہیں کیا، نہ کہیں رُکا، نہ کہیں پہنچا، نہ کچھ خریدا، بَس یونہی بے وجہ 5 ہزار کا تیل جلا کر واپس آ گیا۔ یہ عَبَث ہے۔ یعنی ایک ایسا سَفَر جس کی کوئی منزل نہیں، ایسا کام جس کا کوئی نتیجہ ہی نہیں، اسے عَبَث کہیں گے۔ قرآن ہم سے پُوچھ رہا ہے: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں عَبَث پیدا کیا گیا ہے...؟ بَس تم دُنیا میں آئے ہو، جیتے رہو گے، پِھر مر جاؤ گے، مٹی میں دفن ہو جاؤ گے، پِھر کہانی ختم ہو جائے گی...؟

وَ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور (کیا) تم ہماری طرف
(پارہ:18، سورۂ مومنون:115)	لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

کیا تم نے پلٹ کر واپس نہیں آنا، اللہ پاک کے حُضُور اپنے لمحے لمحے کا جواب نہیں دینا...؟ نہیں...!! ایسا نہیں ہے، اس کائنات میں اَصْل ایک تم انسان ہی تو ہو، جنہیں بامعنٰی مخلوق بنایا گیا ہے، یہ ساری مخلوقات، یہ پہاڑ، یہ ہوا، یہ درخت، یہ چرند، یہ پرند، چاند، سورج، ستارے، یہ سب کچھ تو انسان کی خِدمت کے لیے بنایا گیا ہے، اَصْل معنویت

---

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:18، سورۂ مومنون، زیرِ آیت:115، جلد:6، جز:12، صفحہ:98 خلاصۃً۔

انسان کے اندر رکھی گئی۔

تم ہی تو ایک راز ہو سینہ کائنات میں

غرض؛ یہ آیتِ کریمہ ہمیں جھنجھوڑ رہی ہے کہ تم بے مقصد نہیں ہو، محض جینے کے طَور پر جیتے نہ رہو، اب مابدولت 25 سال کے ہو گئے، اب 30 وِیں سالگرہ آ گئی، اب 60 سال کے ہو گئے، اب جناب وفات پا گئے، ایسے نہ ہو...!! بلکہ تمہاری زندگی بامقصد ہے، اسے بامقصد بنا کر ہی گزارنا سیکھو...!!

دورِ حاضِر کے 3 بڑے بُحران

آج کے دور میں 3 بڑے بُحران (*Crisis*) ہیں، جن سے ہماری اَکْثَرِیّت بالخصوص نوجوان طبقہ دوچار ہے:

(1): بے مقصدیت *Purposelessness*

(2): نمائش کی دوڑ *Materialistic race*

(3): خُود فراموشی *Self-righteousness*

یہی 3 بُحران ہیں جو ہماری زندگی کو عَبَث کر دیتے ہیں، آیتِ کریمہ ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ یہ تینوں باتیں ہمارے اندر نہ ہوں تاکہ ہماری زندگی عَبَث (بیکار) نہ رہے۔

(1): بے مقصدیت *Purposelessness*

پہلا بُحران ہے: بے مقصدیت *Purposelessness*۔ دوسرے لفظوں میں اسے کہتے ہیں: *Meaningless* یعنی بے مقصد زندگی۔ آپ کسی سے بھی پوچھیے! بھائی! کیا بننا چاہتے ہو؟ اس کا جواب شاید آپ کو ہر کوئی دیدے گا، کوئی کہے گا: میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں،

کوئی ٹیچر بننا چاہے گا، کوئی کچھ اور بننا چاہے گا۔ دوسرا سُوال کیجیے! کیوں بننا چاہتے ہو؟ اس کیوں کا جواب شاید کسی کے پاس نہیں ہو گا۔ ابھی بیٹھے بیٹھے دِل ہی دِل میں اپنے آپ سے سُوال کر لیجیے! میں کیوں زندہ ہوں...؟ شاید ہمارے پاس اس کا بھی ایک ہی جواب ہو گا کہ حضرت ملک الموت علیہ السّلام ابھی تشریف نہیں لائے، اس لیے زندہ ہوں، وہ لینے آجائیں گے تو میں چلا جاؤں گا۔ چوٹ کرنے کے لیے عرض کر رہا ہوں، ویسے تو وہ جب تشریف لائیں گے، ہمیں جانا ہی پڑے گا، بہر حال! ہمارے پاس زندگی میں عموماً کوئی مشن (Goal) نہیں ہوتا، کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کی روشنی میں اس کا حَلّ دیکھیے!

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی زندگی کا مقصد

ابھی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اِسْلام قبول نہیں کیا تھا، اس سے پہلے پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی:

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِي جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

ترجمہ: اے اللہ پاک! 2 بندے ہیں: (1): ابو جہل (2): عمر بن خطّاب۔ ان دونوں میں سے جو تیرا مَحْبُوب ہے، اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔[1]

ابھی ایک دِن بھی نہیں گزرا تھا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اِیمان قبول کر لیا۔

1...ترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی حفص عمر...الخ، صفحہ: 839، حدیث: 3690۔

یہاں ایک تو اِیمان افروز بات یہ ہے کہ محبوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی تھی: یااللہ پاک! ان دونوں میں سے جو تجھے محبوب ہے، اسے اِیمان کی دولت عطا فرما۔ اس دُعا کے نتیجے میں جب ابوجہل کو ریجیکٹ(***Reject***) کر دیا گیا اور حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو اِیمان کی دولت عطا کر دی گئی تو یہ لازمی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ اللہ پاک کے محبوب بندے ہیں۔

رسولُ اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا
عطاءِ ربِّ سُبحاں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں
چُنا اس پاک نے اس پاک دیں کیلئے ستھرے کو
حبیبِ دینِ داراں حضرتِ فاروقِ اعظم ہیں [1]

دوسرے نمبر پر یہ دیکھیے! پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو اللہ پاک سے کیوں مانگا...؟ غلبۂ اِسلام کے لیے۔ یہ پوائنٹ(***Point***) ہے، یہ وہ مشن(***Goal***) ہے جس پر حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی پُوری زندگی کھڑی ہوتی ہے۔

اسلام کو غلبہ مل گیا

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:

مَازِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ

یعنی جس لمحے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے اِسلام قبول کیا، اس وقت سے ہم مسلسل غلبہ ہی پاتے رہے (کبھی ایک لمحے کے لیے بھی ہم میں کمزوری نہیں آئی)۔ [2]

---

1 ...دیوان سالک، صفحہ: 73و74۔

2 ...صفۃ الصوۃ، رقم: 3، ابو حفص عمر بن الخطاب، ذکر جملۃ من مناقبہ، جلد: 1، جز: 1، صفحہ: 144۔

دوسرے صحابی حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ کَانَ الْاِسْلَامُ کَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ لَایَزْدَادُ اِلَّا قُوَّةً فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ کَانَ الْاِسْلَامُ کَالرَّجلِ الْمُدْبِرِ لَایَزْدَادُ اِلَّا بُعْدًا

ترجمہ: جب حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اسلام قبول کیا، اس وقت سے اِسْلام کی مثال ایسے تھی، جیسے کوئی شخص ہماری طرف آرہا ہو، دِن بہ دِن اسلام کی قُوَّت بڑھ رہی تھی، جب آپ شہید ہوگئے، اب اسلام (کی حَقّانِیّت اور سچائی میں نہیں بلکہ) غلبے میں کمی آنا شروع ہوگئی، اب اسلام ایسے تھا جیسے کوئی شخص ہم سے دُور جارہا ہو، وہ ہر قدم پر دُور ہی دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ (1)

آپ دیکھیے! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی زندگی میں ایک بڑا مشن تھا اور آپ اس مشن کے ساتھ جڑے ہوئے کیسے تھے، جب تک آپ دُنیا میں موجود رہے، آپ کی ہر ہر سانس اِسْلام کو قُوَّت، غلبہ اور ترقی دے رہی تھی۔

اچھا! آپ کو کیا لگتا ہے، جیسے ہم بازار سے بلب خرید کر گھر لگاتے ہیں، بٹن دباتے ہیں اور بلب روشنی دینے لگ جاتا ہے، کیا یہ مُعاملہ بھی ایسے ہی تھا کہ مَعَاذَ اللّٰہ! حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو لا کر مسلمانوں کے بیچ میں کھڑا کر دیا تو اسلام کو غلبہ مِل گیا، جونہی ہٹایا تو وہ غلبہ ختم ہو گیا...؟ نہیں...!! یہ زِندگی ہے، اسے ڈیزائن (***Design***) کرنا پڑتا ہے، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب کلمہ پڑھا، اسی لمحے سے آپ نے اسلام کے غلبہ کے لیے کام شروع کر دیا، پھر اس کے بعد آپ نے اپنی ایک ایک سانس کو ڈیزائن ایسے کیا کہ آپ کے ذریعے سے اِسْلام کو ہمیشہ غلبہ ہی ملتا چلا گیا ❁ آپ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سیرت پڑھ کر دیکھیے! ❁ آپ کو اِن کی زندگی میں پیوند لگا ہوا لباس مِل جائے گا ❁ بُھوک کے سبب

1 ...اسد الغابہ، رقم:3830، عمر بن الخطاب، اسلامہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، جلد:4، صفحہ:144۔

پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے مِل جائیں گے ❁ غیر مسلموں اور منافقوں کی طرف سے الزام تراشیاں آپ کو مِل جائیں گی ❁ دُکھ دَرْد، تکلیفیں، پریشانیاں، معاشی اُونچ نیچ سب کچھ مِلے گا لیکن اِسْلام کی عزّت، غلبہ اور شان و شوکت میں کمی آپ کو دیکھنے کو نہیں ملے گی۔ یعنی آپ کی زندگی میں ایک مشن تھا اور آپ اپنے اس مشن کے لیے ہر وقت سرگرمِ عمل تھے۔

تیرے دِیں کی سرفرازی

پیارے اسلامی بھائیو! سیرتِ فاروقِ اعظم میں یہ ہمارے لیے سبق ہے، ***Meaningless*** بے مقصد نہ ہو جائیں، عَبَث (یعنی بیکار) زندگی نہ گزاریں ❁ صِرْف پیسے کے پیچھے بھاگتے رہنا، اس کا کوئی معنیٰ نہیں ہوتا، آپ کو تاریخ میں لاکھوں نہیں کروڑوں مِل جائیں گے، جنہوں نے خُوب کمایا، کھایا، جمع کیا اور چھوڑ کر چلے گئے، نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلا، آج اُن کی قبروں کے نشان تک مٹ چکے ہیں ❁ یُونہی بَس بننا سنورنا، ہئیر اِسٹائل (***Hair Style***) اچھا بنالینا ❁ فِشَل (***Facial***) اور نہ جانے کیا کیا کروانا ❁ مہنگے سُوٹ پہن لینا ❁ مہنگے موبائل خرید لینا ❁ مہنگی گاڑیوں میں گھوم لینا، ان سب کا کوئی معنیٰ نہیں ہے۔ آپ زندگی اچھی گزاریں، ضرور گزاریں مگر اسے ایک معنیٰ دیں، ایک مشن اپنائیں۔ کیا مشن اپنائیں گے؟

میری زندگی کا مقصد تیرے دِیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

یہ سب سے بہترین اور اعلیٰ تَرِین مشن ہے ❁ آپ ڈاکٹر بن جائیں مگر ڈاکٹر بن کر دِین کی خِدْمت کریں ❁ ٹیچر بن جائیے! مگر دِین کی خِدْمت کیجیے! ❁ اعلیٰ عہدیدار بن جائیے مگر دِین کی خِدْمت کیجیے! ❁ آپ مزدور بن سکتے ہیں تو مزدور بنیں، افسر بن سکتے ہیں

تو افسر بن جایئے! جو بننا ہے بن جایئے! مگر اپنی زندگی کا مقصد دِین کی خِدمت کو بنا لیجیے! جہاں رہیں گے، جس حال میں رہیں گے، یہ ایک کام کرتے رہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زندگی عَبَث نہیں گزرے گی۔

غیبی مدد پانے کا نسخہ

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ (پارہ:26، سورۂ مُحَمَّد:7)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

دوسرے مقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ (پارہ:17، سورۂ حج:40)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک اللہ اس کی ضَرور مدد فرمائے گا، جو اُس کے دین کی مدد کرے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! کیسی اُمّید بھری آیات ہیں۔ اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری مدد کس مُعاملے میں کی جائے گی۔ مطلقاً فرمایا: تم دِین کے خادِم بن جاؤ! اللہ پاک تمہاری مدد فرمائے گا۔ پَس جو بھی مشکل ہو، جو بھی پریشانی ہو ❁ بے روزگاری ہے ❁ پریشان حالی ہے ❁ تنگدستی ہے ❁ بیماری ہے ❁ اَمّی جان بیمار ہیں یا اَبُّو جان ہسپتال میں ہیں ❁ قبر و آخرت کے معاملات کا خوف ہے ❁ یا جنّت کی طلب ہے۔ غرض؛ کوئی جائز خواہش ہو، کوئی مشکل ہو، دِین کے خادِم بن جایئے! اللہ پاک غیب سے مدد فرمادے گا۔

بہترین زندگی

پیارے اسلامی بھائیو! یہ خِدمتِ دِین کی برکات ہیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ

علیہ لکھتے ہیں: زندگی ہر شخص کی گزرتی ہے، بہترین زندگی وہ ہے جو اللہ پاک کے لیے وقف ہو جائے۔[1]

کاش! ہم اپنے آپ کو دِین کا مستقل خادِم بنا دیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے دُنیا بھی سنور جائے گی، آخرت میں بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم نے دِین کا خادِم کیسے بننا ہے؟ کوئی مشکل بات نہیں ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا پلیٹ فارم (**Platform**) موجود ہے، آپ جو صلاحیت رکھتے ہیں، جو قابلیت رکھتے ہیں، دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول میں آجائیے! آپ کی صلاحیت کے مطابق آپ سے دِین کی خِدمت لے لی جائے گی ❁ اس میں وقت کی بھی قید نہیں ہے، آپ 2 گھنٹے دے سکتے ہیں تو 2 گھنٹوں میں دِین کی خِدمت کر لیجیے! ❁ آپ 10 گھنٹے دے سکتے ہیں تو 10 دے لیجیے! ❁ پُوری زندگی وقف کر سکتے ہیں تو پُوری زندگی وقف کر لیجیے! بہر حال! اپنے آپ کو دین کا خادِم بنائیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔

(2): نمائش کی دوڑ *Materialistic race*

دوسرا بڑا بُحران جس سے آج کا نوجوان دوچار ہے، وہ ہے نمائش کی دوڑ (*Materialistic race*)...!! ❁ آج ہمارے نوجوان لائکس (*Likes*) کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں ❁ فالوَرز بڑھانے کی دوڑ ہے ❁ حیرت کی بات عرض کروں: ہم لوگ کپڑے اپنا جسم چھپانے کے لیے کم اور دوسروں کو دِکھانے کے لیے زیادہ پہنتے ہیں ❁ پاؤں

---

1 ...تفسیرِ نعیمی، پارہ: 3، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 273، جلد: 3، صفحہ: 139۔

کو گرمی سردی سے بچانا کم مقصود ہوتا ہے، میرا جُوتا دوسروں کو کتنا اچھا لگے گا، اس پر زیادہ نظر ہوتی ہے، میں ایک ذہنیت کی بات کررہا ہوں، وَیل ڈَریس (**Well-dressed**) یعنی اچھے لباس والا ہونا بھی اچھی بات ہے مگر ہماری نُمائش کی سوچ اتنی حَدّ سے بڑھ گئی ہے کہ ہم چیزوں کے مقاصِد کو بُھول کر نمائش کو فوقیت دیتے ہیں ❁ آج ہماری اَکْثَرِیّت بالخصوص نوجوانوں میں یہ دوڑ آپ کو عموماً مِل جائے گی: ❁ میرا گھر اچھا ہو ❁ میرے پاس گاڑی بہترین ہو ❁ میرے پاس بینک بیلنس ہو ❁ موبائِل بہترین ہونا چاہیے ❁ بلکہ ایک مزے کی بات عرض کروں؛ جو حقیقت میں غریب ہیں نا، وہ بھی انداز اور طور طریقے امیروں والے اپنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، سوشل میڈیا کے نقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے، اس نے غریبوں کو ان کی غربت سے بَدظَنّ کر دیا ہے۔ ہمارے مُعَاشرے میں سینکڑوں گھر ایسے مِل جائیں گے جہاں بے سکونی اور لڑائی جھگڑا صِرْف و صِرْف اس لیے چل رہا ہے کہ میں نے فیس بُک (**Facebook**) پر ایسا گھر دیکھا تھا، میرا ایسا نہیں ہے، رِیل (**Reel**) میں فُلاں کے کپڑے ایسے اعلیٰ تھے، میرے ایسے نہیں ہیں۔

یعنی یہ ایک نُمائش کی دوڑ ہے، ہم لوگوں کی نظر میں امیر، اچھے اور پتا نہیں کیا کیا بننے کے چکّر میں زندگی کے اَصْل مقصد سے ہٹ جاتے ہیں، نتیجۃً ہماری زندگی عَبَث (بیکار) یعنی اپنی منزل سے ناآشنا ہو کر رِہ جاتی ہے۔

حضرت فارُوقِ اعظم اور للّٰہیت

مسلمانوں کے دُوسرے خلیفہ حضرت عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک کا حُسن جانتے ہیں کیا ہے...؟ ویسے آپ آدھی دُنیا کے تنہا حکمران تھے، صِرْف عام لوگ ہی

نہیں بلکہ دُنیا بھر کے بڑے بڑے بادشاہوں کی نگاہیں بھی آپ کی طرف لگی ہوئی تھیں لیکن آپ نے اپنی ذات کا آئینہ (*Mirror*) لوگوں کو نہیں بنایا تھا، آپ اللہ پاک کی جانِب متوجہ رہتے تھے، یعنی آپ کی زندگی میں یہ اَہم نہیں تھا کہ لوگ مجھے کیا کہیں گے، یہ اَہم تھا کہ اللہ پاک کے ہاں میرا کیا مقام ہے۔

عرب و عجم کے خلیفہ کا لباس

روایت ہے: ایک مرتبہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدمت میں عرض کیا گیا: اب آپ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ہیں، اللہ پاک نے آپ کے ہاتھ پر قیصر و کسریٰ کی حکومتیں فتح کر دی ہیں، گزارش ہے کہ آپ اچھا قیمتی لباس پہنا کیجیے! اعلیٰ اعلیٰ کھانے کھایا کیجیے! تاکہ آپ کی خِدمت میں حاضِر ہونے والوں پر آپ کا رُعب طاری ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ زارو قطار رونے لگے۔ پھر گزارش کرنے والے سے فرمایا: کیا حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے 3 دن مسلسل پیٹ بھر کر کھانا کھایا؟ کیا آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے کبھی زمین سے اونچا کھانے کا میز لگوایا؟ آپ تو زمین پر کھانے کا برتن رکھوا لیتے۔ مزید فرمایا: میرے علم میں ہے کہ اللہ پاک کے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ اُون کا جُبّہ پہنا جس کی سختی سے آپ کا مُبارَک جسم بسا اوقات زخمی ہو جاتا۔ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے گھر میں جو دن کو ایک چٹائی اور رات کو بستر بچھایا جاتا تھا، وہ اتنا کُھردرا ہوتا تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک جسم پر اس کے نشانات بن جاتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اس طرح زندگی گزاری کہ راتوں کو جاگتے، رکوع و سجود فرماتے، دن رات خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ

روتے یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ کو اپنی رحمت و رضوان کی طرف بلالیا۔

حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی یہ فِکْرِ آخرت والی، عشقِ رسول والی باتیں سُن کر عرض کرنے والے واپس آگئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے آخری وقت تک سادگی و عاجزی والا لباس پہننا جاری رکھا۔(1)

عزّت ساری کی ساری اللہ و رسول کی ہے

ایک مرتبہ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مُلکِ شام تشریف لے گئے، حضرت ابو عبیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی ساتھ تھے، دونوں ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں گھٹنوں تک پانی تھا، آپ اپنی اُونٹنی پر سُوار تھے، اس مقام پر پہنچ کر اُونٹنی سے اُترے، اپنے موزے اُتار کر اپنے کندھوں پر رکھے اور اُونٹنی کی رَسّی پکڑ کر پانی میں داخِل ہو گئے۔ یہ انداز دیکھ کر حضرت اَبُو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین...!! یہاں کے لوگ آپ کو اس حالت میں دیکھیں، مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا۔

حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! تمہارے عِلاوہ کوئی اور یہ بات کہتا تو میں اسے نشانِ عبرت بنا دیتا، یاد رکھو! ہم بے سر و سامان قوم تھے، پِھر اللہ پاک نے اسلام کے ذریعے ہمیں عزّت بخشی، پس اگر ہم اسلام کے عِلاوہ کہیں اور سے عزّت ڈھونڈیں گے تو اللہ پاک ہمیں رُسوا کر دے گا۔(2)

اَللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! حضرت عمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نمود و نُمائش سے کتنے دُور تھے، اپنے دور کے سب سے بڑے اور سب سے طاقتور بادشاہ ہیں،

1...تاریخ ابن عساکر، رقم:5206، عمر بن الخطاب...الخ، جلد:44، صفحہ:294، 295 خلاصۃً۔

2...مستدرک، کتاب الایمان، قصۃ خروج عمر الی الشام...الخ، جلد:1، صفحہ:236، 237، حدیث:214۔

اس کے باوُجُود کھانے، پینے اور پہننے میں بہت سادگی اپنا رہے ہیں۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے اندر سے نُمائش کا بُھوت نکال دینا چاہیے، ایک اچھا، سدھرا ہوا، نیک مسلمان، معاشرے کا ایک اچھا اور بااَخلاق فرد بننے کی ضرور کوشش کیجیے! مگر نُمائش والی ذِہنیت ختم کر دیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! زندگی خُود بخُود آسان ہو جائے گی۔

(3): خُود فراموشی Self-righteousness

تیسرا بُحْران جو آج کے دَور میں مُعَاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے چُکا ہے، وہ ہے: خُود فَرامَوشی Self-righteousness۔ آج ہمیں سب دِکھتا ہے ❁ پڑوسی کیا کر رہا ہے، ہمیں نظر آتا ہے ❁ بازار میں کیا ہو رہا ہے، ہمیں نظر آتا ہے ❁ بلکہ وزیرِ اعظم ہاؤس (جہاں ہم کبھی گئے بھی نہیں) وہاں کیا ہو رہا ہے، یہ بھی ہمیں نظر آتا ہے ❁ دوسرے مُلکوں تک کی خبریں ہمارے پاس موجود بھی ہیں اور ہم تبصرے بھی کرتے ہیں ❁ مسجد میں جائیں تو اِمام صاحِب کتنے سیکنڈ لیٹ مصلے پر پہنچے تھے، یہ بھی ہمیں نظر آتا ہے ❁ سجدے میں جاتے وقت امام صاحِب کے پاؤں کہاں تھے، یہ بھی ہمیں نظر آجاتا ہے ❁ ہمارا عموماً بولا جانے والا جملہ ہے: بَس یار...! زمانہ ہی خراب ہے یعنی ہمیں پُورا زمانہ نظر آرہا ہے۔ ایک چیز ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی: ہماری اپنی ذات ❁ میرا نفسِ اَمّارہ کیسے مجھے بُرائیوں پر اُبھار کر غلط رستوں پر چلا رہا ہے ❁ شیطان کس آسانی کے ساتھ مجھے بہکا کر نمازیں قضا کروالیتا ہے ❁ میرے اندر کتنے عیب موجود ہیں ❁ میرے اندر کون کون سی کمیاں ہیں ❁ وہ کمیاں مجھے کیا کیا نقصان پہنچا رہی ہیں ❁ میں اُن کمیوں کو دُور کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی ہمیں بتادے کہ بھائی! آپ کے اندر یہ کمی ہے تو ہم ماننے کو بھی تیار نہیں ہوتے، اُلٹا

بتانے والے کو ڈانٹنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ہے: خُود فراموشی۔ اپنے آپ کو ہی بُھول جانا۔ یہ بھی ہمیں ڈِی ریل کرنے (**Derail**)(یعنی پٹڑی سے اُتارنے) والا عیب ہے۔ اس کے سبب بھی ہماری ذاتی زِندگی عَبَث (یعنی بیکار) ہو کر رہ جاتی ہے۔

فاروقِ اعظم اور اپنا جائِزہ

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ پاک دیکھیے! آدھی دُنیا کے اکیلے حکمران؛ آپ کو پتا ہو گا کہ کوڑَا آپ کے ہاتھ میں رہتا تھا، آپ بازاروں میں جا کر لوگوں کا جائزہ لیا کرتے تھے، راتوں کو گلیوں میں گشت کر کے لوگوں پر نگاہ رکھتے تھے، دُنیا کے بڑے بڑے بادشاہ کیا منصوبے بنا رہے ہیں، جن کی نگاہوں میں یہ سب کچھ تھا مگر ان سب مصروفیات کے باوُجُود آپ ایک لمحے کے لیے بھی اپنے آپ کو نہیں بھولتے تھے۔

نفس کے وسوسے کی حیرت انگیز کاٹ

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا دَورِ خِلافت تھا، ایک دِن آپ نے اچانک اِعلان کروایا کہ سب لوگ مَسجد میں جمع ہو جائیں۔ جلد ہی سب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے، اب حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ منبر پر تشریف لائے، آپ نے اللہ پاک کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: اے لوگو...!! میں نے اپنے آپ کے مُتَعَلِّق غور کیا تو مجھے یاد آیا کہ ایک وقت وہ بھی تھا جب میں اپنی خالہ جان کی بکریاں چَراتا تھا، ان کے لیے کنویں سے پانی نکالا کرتا تھا، میرے اس کام پر میری خالہ مجھے مُٹّھی بَھر کھجورَیں دے دیا کرتی تھیں۔

حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ نے بَس اتنا ہی فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ (لوگ حیران تھے کہ یہ کیا بات ہوئی، سب کو جمع کیا، منبر پر تشریف لائے، ہم تو سمجھ رہے

تھے کہ کوئی بڑی اہم بات ہو گی مگر آپ نے تو اپنے ماضی کی ایک عام سی بات بتائی اور بس...!! کیا ہم سب کو صِرف اسی لیے جمع کیا گیا تھا؟) اس مجمع میں عظیم صحابیٔ رسول حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ عنہ بھی موجود تھے، آپ نے ہمّت کر کے عرض کیا: اے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین! مجھے نہیں لگتا کہ آپ نے صِرف یہی بات بتانے کے لیے لوگوں کو جمع کیا ہے؟ شاید آپ کچھ اور ہی فرمانا چاہتے ہیں؟ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: اے عوف کے بیٹے! بات دَرْ اَصْل یہ ہے کہ میں تنہائی میں تھا، میرے نفس نے مجھے کہا: اے عمر! اب تم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین ہو، سب مسلمانوں کے خلیفہ ہو، تمہارے اور خُدا کے درمیان اس وقت کوئی اور واسطہ نہیں ہے، پَس تم ہی سب سے اَفْضَل ہو....!! فرمایا: **جب میرے نفس نے مجھے یُوں وسوسہ دِلایا تو میں نے آپ سب کو جمع کر کے، اپنی پُرانی یاد آپ سب کے سامنے بیان کر کے نفس کو اس کی اَوْقات یاد دِلا دی۔**[1]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ کیسی عظیم بات ہے...!! ❁ وقت کے خلیفہ ہیں ❁ قطعی جنّتی صحابی ہیں ❁ یقیناً جب آپ کا دَورِ خِلافت تھا، یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم اور حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ دُنیا سے پردہ فرما چکے تھے، اس وقت زندہ لوگوں میں سب سے اَفْضَل حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہی تھے، جب ایسی حالت ہو، انسان اتنے بڑے مرتبے پر پہنچا ہوا ہو تو کبھی نہ کبھی دِل میں خیال آہی جاتا ہے کہ میں اتنے بڑے رُتبے والا ہوں لیکن قربان جائیے! حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی سوچ کتنی اعلیٰ تھی، آپ نفس کی چالوں اور شرارتوں سے کس حد تک وَاقفیت رکھتے تھے کہ ذرا سا خیال ہی آیا، اس سے پہلے کہ یہ خیال خُود پسندی کا رُخ اختیار کرتا، آپ نے فوراً ابھرے

---

1 ...المجالسۃ وجواہر العلم، جز:12، جلد:2، صفحہ:164، رقم:1683 بتصرف۔

مجمعے میں کھڑے ہو کر اپنے ماضی کو یاد کیا اور نفس کو یہ بتایا دِیا کہ اے نفس! آج جو رُتبہ تمہیں میسر ہے، اس پر غرور مت کرنا، یہ سب اللہ پاک کی کرم نوازی ہے، اس کی عنایت ہے، ہمیشہ اس کے حُضُور عاجزی کرتے ہوئے شکر کا سَر جھکائے رکھنا۔

دوسرے بر حق خلیفہ نائبِ میرِ حجاز ۔۔۔ شوکتِ اسلام کا وہ اک نشانِ امتیاز
نامِ نامی تھا عمر جن کا، لقب فاروق تھا ۔۔۔ پیکرِ عَزم و حَمِیّت، صاف ظاہر پاکباز

وضاحت: اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے دوسرے بر حق خلیفہ جن کا نام عمر اور لقب فاروق ہے، اِسلام کی شان و شوکت کا نشانِ امتیاز ہیں۔ آپ عزم و حوصلہ، دینی غیرت، ظاہر و باطن کی پاکیزگی کے آئینہ دار تھے۔

نفس کو ذلیل کرنے کا عزم

حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے شہزادے حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے پانی کا مشکیزہ اپنے کندھوں پر اُٹھالیا (حالانکہ آپ اس وقت خلیفہ تھے، چاہتے تو بیسیوں مُلازِم یہ کام کر دیتے مگر آپ نے خُود اپنے کندھوں پر مشکیزہ اُٹھایا) آپ سے عرض کی گئ: حُضُور! آپ رہنے دیجیے! ہم یہ کام کر لیتے ہیں۔ فرمایا: اِنَّ نَفْسِیْ اَعْجَبَتْنِیْ فَاَرَدْتُّ اَنْ اُذِلَّهَا یعنی میرے نفس نے مجھے خُود پسندی میں مبتلا کر دیا تو میں نے اسے نیچا دِکھانے کی ٹھان لی۔[1]

اللّٰہُ اکبر! کہاں حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جیسی بلند رُتبہ ہستی اور کہاں خُود پسندی جیسی بُری باطنی بیماری...!! خُود پسندی تو آپ کے قریب سے بھی نہ گزری ہو گی مگر یہ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی کمال عاجزی ہے، آپ وقت کے خلیفہ تھے، لہٰذا

1 ...المجالسۃ وجواہر العلم، جز:17، جلد:2، صفحہ:385، رقم:2423۔

ڈرتے تھے کہ اس مَنصب کی وجہ سے کہیں خود پسندی میں مبتلا نہ ہو جاؤں، تبھی اس طرح کی کمال عاجزی والی ادائیں اپنایا کرتے تھے۔

نفس کو سُدھارنے والے ہی کامیاب ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اپنا جائزہ لینے والے بنیں، دُنیا بھر کو تو نصیحتیں کرتے ہیں، خُود کو بھی نصیحت کرنے والے بن جائیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ﴿۹﴾ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ؕ﴿۱۰﴾ (پارہ:30، سورۃ وَالشَّمْس:10)

ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا۔

اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف فرما دیا گیا کہ کامیاب وہی ہے جو اپنے نفس کو سُدھار لیتا ہے اور جو اسے نہ سُدھار سکے، وہ ناکام و نامُراد ہے۔

نفس کی مخالفت کی ترغیب

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا ایک لشکر جنگ سے واپس آیا تو اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: خوش آمدید! تم چھوٹی جنگ سے بڑی جنگ کی طرف آئے ہو۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم بڑی جنگ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: مُجَاهِدَةُ الْعَبْدِ هَوَاهُ یعنی بندے کا اپنے نفس سے لڑنا بڑی جنگ ہے۔[1]

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللهِ یعنی مُجاہِد وہ

---

1 ...الزہد الکبیر للبیہقی، صفحہ:165، حدیث:373۔

ہے جو اللہ پاک کی اطاعت میں نفس سے لڑتا ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، نفس کو سُدھارنا بھی ایک کام ہے، اپنے اندر کے عیب ڈُھونڈنا اور انہیں درست کرنا بھی ہماری ذِمَّہ داری ہے بلکہ یہی اَصل ذِمَّہ داری ہے، اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا | یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ

خیر! یہ 3 بڑے بُحران (*Crisis*) ہیں، جن سے آج ہمارا معاشرہ دوچار ہے:

(1): بے مقصدیت *Purposelessness*

(2): نمائش کی دوڑ *Materialistic race*

(3): خُود فراموشی *Self-righteousness*

یہ تینوں بُحران ہمیں بیکار زندگی کی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کی سیرتِ طیبہ سے ہمیں راہنمائی ملتی ہے کہ ہم ان تینوں بُحرانوں سے بچیں، اپنا ایک مشن بنائیں، نمود و نمائش سے بچیں اور ہر وقت اپنا جائِزہ لیتے رہا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زندگی اچھی، بامقصد اور معنیٰ خیز ہو جائے گی۔ اللہ پاک نے چاہا تو ایسی اچھی زندگی دُنیا اور آخرت بہتر بننے کا سبب بن جائے گی۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مسند شہاب للقضاعی، جلد:1، صفحہ:139، حدیث:183۔

القرآن الکریم موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ لِلّٰہ! دَعْوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: Al Quran-ul-Kareem (القرآن الکریم)۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ❁ اور مختلف قاریوں کی آواز میں قُرآنِ کریم سُننے کی سہولت موجود ہے ❁ اِس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سُورۃ یا آیت کو Bookmark بھی کیا جاسکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو Bookmark کی بدولت بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: نمازِ جنازہ میں تعداد بڑھانے کے لیے تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

وضاحت: عموماً دیکھا گیا ہے، کسی کے ہاں میت ہو جائے تو دوست، احباب یا رِشتے داروں کے انتظار میں جنازہ نہیں پڑھاتے، تدفین نہیں کرتے، بعض دفعہ تو میت پوری پوری رات اور پورا دن بھی پڑی رہتی ہے، جبکہ احادیث کریمہ میں ہے: اَسْرِعُوا بِالْجِنَازَۃِ یعنی جنازہ میں جلدی کرو![1] علما فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ کی ادائیگی میں اس

---

1 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب السرعۃ بالجنازۃ، صفحہ: 371، حدیث: 1315۔

لیے تاخیر کی کہ زیادہ لوگ شامل ہو جائیں، ایسا کرنا مکروہ وناپسندیدہ عمل ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا دروازہ

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ

حدیثِ پاک میں ہے: یہ مبارک کلمات جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب احکام الجنائز، فصل فی حملھا ودفنھا، صفحہ:604۔

2 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل لاحول ولا قوۃ الا باللہ، صفحہ:819، حدیث:3581۔